Reviewed May 28, 1985
ok. [illegible]

1

پروگرام نمبر 35

اگر ہمارے دل خدا کی سچی محبت کے جذبے سے لبریز ہوں تو کوئی وجہ نہیں کہ
فتح وکامرانی ہمارے قدم نہ چومے - لیکن اگر ہمارا ایمان کمزور اور شکستہ ہوچکا ہو تو
ناامیدی کے سائے بھی بڑھتے ہی چلے جاتے ہیں - اسی لئے شیطان کو اپنی شیطانی طاقت
آزمانے کا موقع مل جاتا ہے اور وہ چاہتا بھی یہی ہے کہ خدا کے بندے خدا سے اس قدر
دور چلے جائیں جہاں ناامیدی اور شکستگی کے بادل ہر وقت اُن پر منڈلاتے رہیں -
کوہِ سینا کے دامن میں بنی اسرائیل اپنی حالات کا شکار ہوئے کیونکہ وہ اپنے اندر
اتحادِ باہمی اور ایمانِ کامل برقرار نہ رکھ سکے جبکی اُس وقت اُنہیں سخت ضرورت تھی - اسی لئے
وہ خدائے قادرِ مطلق سے دور ہو کر ناامیدی اور مایوسی کے بھنور میں کھو گئے -
آیئے اُن حالات کا جائزہ لیں جن کے باعث وہ خدائے قدوس کی ذات اقدس سے
باغی ہو گئے - کوہِ سینا پر خیمے اکھاڑنے سے پہلے قبیلوں کی مردم شماری کی گئی - دوسری
مردم شماری 38 سال بعد خانہ بدوشی کے زمانے کی تکمیل پر کی گئی - اس دوہری مردم شماری
کی وجہ سے کتاب مقدس کی چوتھی کتاب کا نام گنتی پکارا گیا
مصر سے نکلنے کے ایک سال بعد بنی اسرائیل نے کوہ سینا سے قادس تک جو ملک کنعان کے
جنوبی کنارے پر واقع ہے سفر کیا - اُن کا راستہ ایک اکتا دینے والے صحرا سے ہو کر جاتا تھا -
تبعیرہ میں لوگوں نے تلخی سے بڑبڑانا شروع کر دیا اور آگ سے بھسم ہو گئے -
بائبل مقدس میں گنتی 11 باب اُسکی پہلی 3 آئیت کے مطابق - "پھر وہ لوگ کڑکڑانے اور
خداوند کے سنتے بُرا کہنے لگے - چنانچہ خداوند نے سُنا اور اُسکا غضب بھڑکا اور خداوند کی
آگ اُنکے درمیان جل اٹھی اور لشکرگاہ کو ایک کنارے سے بھسم کرنے لگی - تب لوگوں نے
موسیٰ سے فریاد کی اور موسیٰ نے خداوند سے دعا کی تو آگ بجھ گئی اور اُس جگہ کا نام تبعیرہ
پڑا کیونکہ خداوند کی آگ اُن میں جل اٹھی تھی -"
دوبارہ اپنا سفر اختیار کرنے سے پہلے اُس خلط ملط ہجوم نے جو اُن کے ساتھ سفر کرتا تھا
اُن کو اُکسایا اور بنی اسرائیل من کو مکروہ سمجھ کر مصری غذا کے واسطے آرزو کرنے لگے -
بڑی افراط سے بٹیریں اُن کیلئے بھیجی گئیں - مگر اُن کے ساتھ ہی ایک وبا بھی آئی جس سے
بڑی تعداد میں لوگ ہلاک ہو گئے - وہ خیمہ گاہ جس کا نام تبعیرہ تھا قبروت ہتاوہ
کے نام سے مشہور ہو گیا - بائبل مقدس میں گنتی کی کتاب 11 باب اُسکی 30 سے 34
آئیت تک لکھا ہے "اور خداوند کی طرف سے ایک آندھی چلی اور سمندر سے بٹیریں

اڑالائی اور اُن کو لشکر گاہ کے برابر اور اُسکے گرداگرد ایک دن کی راہ تک اِس طرف اور ایک ہی دن کی راہ تک دوسری طرف زمین سے تقریباً" دو دو ہاتھ اوپر ڈال دیا ۔ اور لوگوں نے اُٹھ کر اُس سارے دن اور اُس ساری رات اور اُسکے دوسرے دن بھی بٹیریں جمع کیں اور جس نے کم سے کم جمع کیں تھیں اُسکے پاس بھی دس خومر کے برابر ہوگئیں اور انہوں نے اپنے لئے لشکر گاہ کی چاروں طرف اُن کو پھیلا دیا اور اُن کا گوشت انہوں نے دانتوں سے کاٹا ہی تھا اور اُسے چبانے بھی نہ پائے تھے کہ خداوند کا قہر اُن لوگوں پر بھڑک اُٹھا اور خداوند نے اُن لوگوں کو بڑی سخت وبا سے مارا ۔ سو اُس مقام کا نام قبروت ہتاوہ رکھا گیا کیونکہ انہوں نے اُن لوگوں کو جنہوں نے حرص کی تھی وہیں دفن کیا ۔"

اِس کو طرح کا ایک اور دردناک واقعہ ہارون اور مریم کی باغیانہ گفتگو تھی جسکی وجہ سے مریم پر کوڑھ کی آفت آئی مگر موسیٰ کے شفاعت کرنے پر وہ تندرست ہوگئی ۔ تادس سے بارہ جاسوس ملک کی حالت کا اندازہ لگانے کیلئے بھیجے گئے ۔ وہ متفقہ طور پر ملک کی تعریف کرتے ہوئے واپس لوٹے اور اُس سرزمین کی زرخیزی کے ثبوت کے طور پر وہاں کے رسیلے پھل اپنے ساتھ لائے ۔ لیکن کالب اور یشوع کے سوا سب نے تصدیق کی کہ فتح حاصل کرنا ناممکن ہے ۔ قوم نے اپنا ایمان چھوڑ دیا ۔ انہوں نے ایک نیا راہنما منتخب کرنے اور مصر کو لوٹ جانے کی تجویز پیش کی ۔ کالب اور یشوع جنہوں نے اُن کی حوصلہ افزائی کرنے کی کوشش کی بمشکل سنگساری سے بچ سکے ۔ بائبل مقدس میں گنتی کی کتاب 14 باب اُسکی 2 سے 4 آیت تک لکھا ہے ۔ " اور کل بنی اسرائیل موسیٰ اور ہارون کی شکایت کرنے لگے اور ساری جماعت اُن سے کہنے لگی ہائے کاش ہم مصر ہی میں مر جاتے ! یا کاش اِس بیابان ہی میں مرتے ! خداوند کیوں ہمکو اُس ملک میں لے جاکر تلوار سے قتل کرانا چاہتا ہے ۔ پھر تو ہماری بیویاں اور بال بچے لوٹ کا مال ٹھہریں گے ۔ کیا ہمارے لئے بہتر نہ ہوگا کہ ہم مصر کو واپس چلے جائیں پھر وہ آپس میں کہنے لگے آؤ ہم کسی کو اپنا سردار بنائیں اور مصر کو لوٹ چلیں ۔"

اِس سے پہلے بھی کئی بار بنی اسرائیل کا ایمان کمزور اور ناپائدار ہو چکا تھا ۔ لیکن انہوں نے اِس سے پہلے کبھی بھی جان بوجھ کر موعودہ ملک کو پیٹھ نہیں دکھائی تھی اور کبھی "غلامی کے گھر" کی طرف منہ نہیں موڑا تھا یہ بے ایمانی کی انتہا تھی ۔

کلام پاک میں عبرانیوں 3 باب اُسکی 19 آئیت میں لکھا ہے۔ "غرض ہم دیکھتے ہیں کہ وہ بے ایمانی کے سبب سے داخل نہ ہو سکے۔"
اِس بے ایمان نسل کو 38 سال مزید آوارگی میں رہنے کی سزا کا حکم ملا جب تک یکے بعد دیگرے اُن کی ہڈیاں بیابان میں دھوپ میں پڑی پڑی مُنتشر نہ ہو گئیں۔ صرف کالب اور یشوع ہی کنعان میں داخل ہونے کیلئے زندہ بچے۔

سامعین اگر بنی اسرائیل کی طرح کالب اور یشوع بھی ایمان کی کمزوری سے دُوچار ہو جاتے تو کیا وہ موعودہ مُلک میں داخل ہو سکتے؟ ہرگز نہیں کیونکہ اُن کے سامنے ایک مقصد تھا جسکی تکمیل بغیر ایمان کی پختگی کے ممکن نہیں تھی اور اسکا واضح ثبوت یہ ہے کہ اُن کی نظر راستے کی مشکلات پر نہیں بلکہ اُس بلندی کی جانب اُٹھی ہوئی تھی جہاں سے خالق و مالک اُن کی امداد کر رہا تھا۔

S-NO 242 DUR 0.24, 4.20 گیت = اُٹھاتا ہوں نظر جانب بلندی۔

ابھی آپ نے اِس پروگرام میں سُنا کہ کِس طرح بنی اسرائیل کمزوریٔ ایمان کے
باعث موعودہ مُلک میں داخِل نہ ہو سکے اور کِس طرح کالب اور یشوعؔ پختگیٔ ایمان کے
سبب سے موعودہ مُلک میں داخِل ہو گئے۔ ہم اپنے اگلے پروگرام میں تا دِسمبر دن تک
رُونما ہونے والے اُن حالات کا ذکر کریں گے جن سے بنی اسرائیل دوچار ہوئے۔ ہمیں یقین ہے کہ
نہ صرف آپ خود یہ پروگرام سُنیں گے بلکہ اپنے دوستوں کو بھی دعوت دیں گے کہ ہمارے ساتھ شامِل
ہوں جب ہم دوبارہ کلامِ الٰہی میں انسانی عروج وزوال پیش کریں گے۔

بہنو اور بھائیو! اپنی معلومات میں اِضافہ کرنے کیلئے اور کلامِ الٰہی کے
گہرے مُطالعہ کیلئے اگر آپ ہمارے نشر کردہ اِس پروگرام کا مسودہ حاصِل کرنا چاہیں
تو ہمیں لکھ کر مسودہ نمبر 35 طلب کریں۔
پروگرام کے پتے کا اعلان ہم اِس پروگرام کے آخر میں کریں گے
یہ مسودہ آپکو تقریباً چھ ہفتے میں مِل جائیگا۔

اب اجازت دیجئے

خدا حافظ